Al-Watan
Tours & Travels
Hajj & Umrah Group Operator.
Domestic & International Air Ticketing and Visa Services
#:Shop No.15, 16, Shujaiya Bazar, Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-66171244 / 9247772786

ST

شجاعیہ ٹائمز

انگریزی ہفت روزہ
Urdu Edition/اردو ایڈیشن

7 ستمبر 2025ء ☆ تعدادِ صفحات:4 ☆ قیمت:-/10روپے

میلاد کا جلوس۔ حضور ﷺ سے حقیقی محبت کا اظہار یا تماشہ؟

میلاد کے جلوس، مسلمانوں کا ہر جذبہ آج تماشہ بن کر رہ گیا ہے۔ وہ جو کبھی دلوں میں روشنی بکھیرتے تھے، آج صرف شور اور دکھاوا بن گئے ہیں۔ جلوس کی رنگین روشنی اور جلسوں کی چمک میں وہ پیغام کھو گئے ہیں جو کبھی ایمان، محبت اور بھائی چارے کا درس دیتے تھے۔

احتجاج ومظاہروں کی وہ صدائیں جو کبھی دلوں کو جھنجھوڑ کر جگاتی تھیں، آج صرف کانوں میں شور بن کر گونجتی ہیں، اور دل اپنی حالت پر سسکیاں لیتا ہے۔۔۔ دراصل ہماری سو کالڈ قیادتوں نے اپنی بزدلی و مفاد کے چلتے قوم مسلم کے ہر جذبے پر مایوسی اور خوف کے سرد چھینٹے ڈال کر انہیں بیمعنی، بیمقصد بنا دیا ہے، اور نوجوانوں کے جذبات کو سراہنے کی بجائے تماشے میں بدل دیا گیا ہے۔۔۔ اب آنے والی نسلیں سچائی اور جذبہ کی جگہ یہی دیکھیں گی رنگ و روشنی، شور و ہنگامہ، ڈھول نغارے اور اسٹیجوں پر کرسی و مائکس کے خاطر نام نہاد رہنماؤں کی جہالت۔۔۔۔

کاش مسلمان اس بات کو سمجھ سکتے کہ جذبہ وہ نہیں جو دکھایا جائے، بلکہ وہ ہے جو دلوں کو چھو لے، دلوں کو جوڑے، اور انسانیت کو زندہ رکھے۔ اگر یہی جذبہ تماشے میں بدل جائے تو روح کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے، اور دل کے اندر ایک خلا رہ جاتا ہے، جو صرف سچائی اور محبت سے بھرا جا سکتا ہے۔

مگر افسوس! وہ نوجوان جن کے دل کل تک ایمان کی روشنی سے جگمگاتے تھے، آج ان کے سینوں میں وہ نور دھوئیں میں بدلتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ وہ محبت، وہ شجاعت، وہ قربانی کا جذبہ... جو کبھی ان کے کردار سے جھلکتا تھا، آج چند ڈی جے کے شور اور بیہودہ نعروں کا محتاج ہو کر رہ گیا ہے۔

افسوس صد افسوس رنگ و روشنی کی چمک دمک نے اس قوم کی اصل روح کو چھپا لیا ہے۔ وہ درد جو کبھی امت کو ایک کر دیتا تھا، آج مصنوعی خوشیوں اور بے مقصد ہجوم کے شور میں دفن ہو گیا ہے۔

کاش ہم وقت رہتے محسوس کر لیتے اس خاموش جذبے کو، جو کبھی بغیر بولے بھی دلوں کو جھنجھوڑ دیتا تھا۔ وہ جذبہ جو صفوں میں اتحاد پیدا کرتا، جو آنکھوں کو اشکبار کر دیتا، اور جو ایمان کو زندہ کر دیتا۔

ہمارے حال پر جہاں زمانہ رویا
ایک ہم رہے خود سے ہی بیخبر۔۔۔۔

آج میلاد النبی ﷺ کا موقع ہے اور جشنِ میلاد کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ نوجوانوں کی جہالت ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی مانے نہ مانے
محبت کے نام پر شرک و بدعت اور گمراہیوں کا بول بالا ہے۔

جشنِ میلاد النبی ﷺ کا اصل مقصد نعرے، جلوس یا چراغاں نہیں ہیں، بلکہ نبی ﷺ کی سیرت کو یاد کرنا، اُن کی تعلیمات کو سمجھنا اور اپنی زندگی میں اُن پر عمل کرنا ہے۔ اگر یہ جشن صرف شور اور وقتی خوشی تک محدود رہے تو یہ اپنے اصل مقصد سے خالی ہے۔ اور مسلمانوں کی یہ جہالت اپنی آنے والی نسلوں کے ایمان کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔۔۔

جس قوم کے اجداد نے اپنے دین اسلام کے لئے خون دے کر میدان جنگ میں شہادت پائی اور سجدوں کی حالت میں اللہ کے حضور حاضر ہوئے، آج اُن کے وارث سڑکوں پر ناگن ناگن کی دھن پر اپنی کمر ہلا رہے ہیں۔۔۔ یقین جانیں یہ منظر بیحد شرمناک، کرب و افسوس بھرا ہے۔۔۔

نبی ﷺ کی سیرت کو بس ڈھول، بجاتے ہوئے آلات، اور ڈی جے کی دھن پر تھرکنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، حالانکہ یہی سیرت ہمیں ایمان، صبر، قربانی اور اخلاق کا درس دیتی ہے۔

مسلمانوں نے تاریخ کی وہ شامیں بھلا دی ہیں جب ہمارے بزرگ شب و روز نماز، روزہ، اور قربانی میں مصروف رہتے تھے، اور دشمن کے مقابلے میں اپنی جانیں قربان کر دیتے تھے۔ آج کچھ نوجوان، جو اس عظیم ورثے کے وارث ہیں، محض جلوس، روشنیوں اور رقص کے لیے میلاد مناتے ہیں، افسوس وہ جس نبی ﷺ کے عشق میں جھومنے کا دعوی کرتے ہیں، انہیں کی سیرت سے لاعلم ہیں۔۔۔۔ ان میں چند نوجوان ایسے بھی ہیں جو میلاد کے جلوس میں شامل ہو کر خرچ کرنے میں سبقت لے جانا فخر سمجھتے ہیں، مہنگی لائٹس، کھانے، اور فلمی موسیقی کے انتظامات کرنا فخر سمجھتے ہیں، جبکہ ان ہی کی گلی محلوں میں کئی غریب، یتیم اور محتاج ایک وقت کے کھانے کے لئے محروم ہیں۔

آخر یہ قوم کس دہانے پر آ کھڑی ہے؟

ہمارے گھروں کی چوکھٹوں پر معصوم بیٹیاں جوانی کی دہلیز پار کر کے بوڑھاپے میں ڈھل رہی ہیں، دوسری طرف فرقہ پرستوں کی سازشوں کے جال میں ں پھنسی ہوئی بیٹیوں کی عصمتیں نیلام ہو رہی ہیں اور اُمت کے مرد بیغیرتی کا ناچ ناچ رہے ہیں۔۔۔

افسوس ہمارے نوجوان اپنی توانائیاں امت کی غیرت کے تحفظ پر خرچ کرنے کے بجائے نشے میں دھت، کاغذی تلواریں ہاتھوں میں لے کر ہوا میں لہرا کر مردانگی کے نعرے لگاتے ہیں، ہاتھی گھوڑوں پر بیٹھ کر اپنی ہی بربادی کا جشن مناتے ہیں۔ کیا یہ ہے وہ امت جس کے اجداد نے ایمان کے چراغ جلائے تھے؟ کیا یہ ہے وہ قوم جس کے بزرگ سجدے کی حالت میں شہید ہوئے تھے؟

بیٹیوں کی آہوں اور بہنوں کی پکار پر بھی جو کان بند ہوں، ان نوجوانوں کے سینوں میں آخر کون سا خون دوڑ رہا ہے؟

اے جھوٹے عشق کے دعویدارو جان لو، اگر ابھی بھی ہوش نہ سنبھالا تو تاریخ تمہیں بزدلی، بیحسی اور بیغیرتی کے عنوان سے یاد کرے گی۔۔۔۔۔ تمہں اللہ اکبر کی صداؤں کا بھی ہوش نہیں۔

تمہیں نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی طاقت کا اندازہ نہیں۔ یہ وہ صدا ہے جو صدیوں تک ایمان والوں کے دلوں کو جھنجھوڑتی رہی، کمزور کو شیر بناتی رہی، اور غلامی کی زنجیروں کو توڑتی رہی۔

یہ نعرہ محض الفاظ نہیں، بلکہ وہ گونج ہے جس کے سامنے بڑے بڑے تخت و تاج لرزتے رہے اور ظالم سلطنتیں مٹی میں ملتی رہیں۔ یہ وہ نعرہ ہے جس پر صحابہؓ کے دل لرزتے تھے، جس کی گونج نے کفر کے ایوان ہلا ڈالا، جس نے غلامی کو توڑا اور ایمان کو جِلا بخشی۔ آج افسوس۔ اسی نعرے پر تم بیشرمی سے ناچتے ہو، تھرکتے ہو، ڈی جے کی دھن پر جھومتے ہو۔

تمہیں شرم نہیں آتی؟ تمہاری روح نہیں کانپتی کہ یہ وہ صدا ہے جو کبھی میدانِ جہاد میں تکبیر کے نعرے کے ساتھ موت کو للکارا کرتی تھی، اور آج یہ نعرہ تمہارے کھیل تماشوں کی نذر ہو گیا۔

افسوس یہ پوری قوم کے لیے ڈوب مرنے کا وقت ہے، آج قوم کے جسم میں حرکت تو ہے مگر روح مر چکی ہے، زبانوں پر نعرے تو ہیں مگر دلوں مین تڑپ نہیں، ہجوم ہے مگر زندہ اُمت نظر نہیں آتی، ہمارا حال قبروں مین دفن مردوں سے بھی بدتر ہو چکا ہے۔۔۔ اور کوئی کسی صورت اس جہالت کی تائید نہیں کی کر سکتا، بھلے وہ عشق رسول کے نام پر ہی کیوں نہ ہو، نہ ہی اس بیہودگی کی دفاع کی جا سکتی ہے۔ لیکن امت جن حالات سے گزر رہی ہے، وہاں پر۔ ہمارا اتحاد بھی وقت کی ضرورت ہے اور ان گمراہ نوجوانوں کی اصلاح قوم کے ذمہ داروں و رہنماؤں کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری دور کھڑے ہو کر یا گھرون میں بیٹھ کر تنقید کرنے یا سوشیل میڈیا پر اسٹیٹس لگا کر پوری نہیں کی جا سکتی

بلکہ ان نوجوانوں کی اصلاح ان کے ساتھ ان کے درمیان رہ کر ہی ممکن ہے جہالت کا نام دے کر ہمارے رہنما و اکابرین اپنی ذمہ داریوں سے اپنا دامن نہیں چھڑا سکتے۔۔۔ کیچڑ آنگن تک آ جائے تو اپنے ہاتھ پیر کو گندگی سے بچانے کے بجائے اُسے صاف کرنے کی کوشش ہونی چاہئیے۔۔۔

Lulus The Pearls Shoppee...
Spl. in: Pearls Jewellery
Stone Necklace,
Rani Haar, Pearls,
Lac Bangles,
Stone Bangles,
Pearls Bangles Etc.
We Accept All Credit Cards
#:Shop No.9, Shujaiya Bazar,
Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-24515253 / 8019659606

شجاعیہ ٹائمز
انگریزی ہفت روزہ

معلوماتی

7 ستمبر 2025 ء

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ انفرادی و اجتماعی زندگی کا حسین نمونہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبین و سید المرسلین ہیں۔ آپ کی حیاتِ طیبہؐ ہی انفرادی و اجتماعی زندگی کا حسین نمونہ ہے۔ آپؐ کے اُسوہ حسنہ کی حقیقت رحمۃ للعالمین ہے اور اس حقیقت و واقفیت کو خود رب تبارک و تعالیٰ نے انتہائی قطعیت اور معجز نما ایجاز بلاغت سے اس طرح بیان فرمایا ''اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے''۔ آپ صاحب خلق عظیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جملہ کائنات آپ کے عالم گیر و ہمہ گیر اخلاق حسنہ یا خلق عظیم سے مستفید ہو رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔ آپ ہر عالم اور اس کی مخلوقات کے لئے محبت، شفقت اور احسان ہیں۔ آپ کی زندگی میں سچ تھا جھوٹ نہ تھا، عدل تھا ظلم نہ تھا، صدق و اخلاق تھا کذب و نفاق نہ تھا۔ شفقت و محبت تھی، حسد و عداوت نہ تھی، حلم و رحم تھا غصہ و انتقام نہ تھا، ہمدردی و غمگساری تھی تغافل و جفا کاری نہ تھی۔ انکساری و تواضع تھی، غرور و تکبر نہ تھا۔ الغرض آپ کی سیرت جملہ محاسن و مکارم اخلاق سے اس طرح مزین تھی کہ ہر کوئی اپنا ہو یا پرایا یہ بول اُٹھا کہ آپؐ احباب و اغیار سب کے لئے رحمت تھے اور ہمیشہ رحمت رہیں گے۔ آپؐ اس قدر فیاض و سخی، محسن و مخیرّ تھے کہ آپ کے پاس جو کچھ ہوتا اہل احتیاج میں تقسیم کر دیتے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اپنی کمائی بلکہ اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کے بعد اُم المؤمنین کی دولت مبارکہ سے فلاحی و رفاہی کاموں اور تحریک اسلام کیلئے خرچ فرمایا۔ آیئے اس مبارک ماہ ربیع النور کی آمد آمد پر تمام عاشقان رسول یہ عزم صمیم کریں کہ اس بابرکت و باسعادت مہینہ کے توسط سے بقیہ ۱۱ ماہ بھی بلکہ تمام زندگی ہم اتباع رسول و سنت رسول میں زندگی گذار دیں گے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنی زندگیوں میں شامل فرمائیں گے۔

اطاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم دراصل اطاعت خدا ھے

قرآن حکیم میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ''ہم نے ہر رسول کو صرف اسی مقصد کے لئے بھیجا ہے کہ اذن خداوندی سے اس کی اطاعت کی جائے'' یہ آیت کریمہ مقصد رسالت کو بالکل واضح کر کے ہر رسول کی بنیادی خصوصیت کو بیان کرتی ہے کہ رسول کی بعثت کا بنیادی مقصد اطاعت رسول ہے۔ اب ہم رسول پر ایمان لاتے ہیں تو اس ایمان میں پانچ باتیں لازماً شامل ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ دوسری یہ کہ بنی نوع انسان کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کامل نمونہ ہیں۔ تیسری یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل میں حکمت ہے۔ چوتھی یہ کہ فوز و فلاح کی راہ وہی ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی۔ پانچویں یہ کہ جو نظام زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا، وہی انسانیت کے لئے صحیح اور درست ہے۔

جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر اعتماد کامل نہ ہو، اس وقت تک ایمان کا مزا ہی نہیں آتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایمان کا مزا اس نے چکھا اور ایمان کی لذت اس کو ملی، جو اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول ماننے پر دل سے راضی ہو گیا'' (مسلم شریف) جس طرح مادی غذاؤں میں لذت ہوتی ہے، اسی طرح ایمان میں بھی ایک خاص لذت اور حلاوت ہوتی ہے، لیکن یہ لذت و حلاوت انھیں خوش نصیبوں کو حاصل ہوتی ہے، جو پورے شرح صدر کے ساتھ اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول مان لیں۔ کسی نبی اور رسول کو اللہ تعالی کی طرف سے اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ اسے صرف مان لیا جائے کہ وہ نبی یا رسول ہیں۔ یہ ایک بے مقصد اور لاحاصل بات ہے اور اللہ تعالی کی ذات کسی بے مقصد اور لایعنی بات کا حکم دینے سے پاک ہے۔ اللہ تعالی اپنے بندوں سے براہ راست گفتگو نہیں کرتا، بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے توسط سے کرتا ہے۔ انبیاء کرام ہی بندگان خدا کو خدا کی مرضیات اور نامرضیات سے آگاہ کرتے ہیں۔ وہی بتاتے ہیں کہ اللہ تعالی کن کاموں سے خوش ہوتا ہے اور کن کاموں سے ناخوش ہوتا ہے، اس لئے ہر نبی نے یہ اعلان کیا کہ ''تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو'' (بخاری شریف) ایک حدیث شریف اس آیت کے مفہوم کو مزید واضح کرتی ہے کہ ''جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی۔ اللہ کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نشان امتیاز ہیں''۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف اطاعت ہی کا حکم نہیں دیا گیا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اتباع، اطاعت سے آگے کی چیز ہے۔ اطاعت کے معنی ہیں حکم ماننا، حکم کی تعمیل کرنا اور اتباع کے معنی ہیں ''پیروی کرنا''، یعنی پیچھے چلنا۔ یہ دونوں الفاظ قریب المعنی ہونے کے باوجود، ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ مثلاً اطاعت کا دائرہ محدود ہوتا ہے اور اتباع کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ اطاعت میں فرائض اور واجبات شامل ہوتے ہیں، جب کہ اتباع میں فرائض اور واجبات کے علاوہ نوافل اور مستحبات بھی شامل ہوتے ہیں۔ بعض حالات میں اطاعت ظاہری اور رسمی بھی ہو سکتی ہے، لیکن اتباع میں ظاہر اور باطن دونوں یکساں ہو جاتے ہیں۔ اطاعت میں ''مطاع'' کی عظمت پیش نظر ہوتی ہے، جب کہ اتباع میں ''متبع'' کی محبت اور عقیدت کا جذبہ غالب ہوتا ہے۔ اطاعت سے انسان خدا کا محبّ ہوتا ہے اور خدا اس کا محبوب، لیکن اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انسان خدا کا محبوب اور خدا اس کا محبّ ہوتا ہے۔ اطاعت کی نسبت خدا اور رسول دونوں کی طرف ہو سکتی ہے، لیکن اتباع کی نسبت رسول کی طرف ہوتی ہے، خدا کی طرف نہیں۔ کیونکہ اتباع کے لئے شخصیت کا ہونا ضروری ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شخصیت ہیں۔ اتباع کی نسبت خدا کی طرف اس لئے نہیں کی جا سکتی کہ خدا، وجود ہے شخصیت نہیں۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ ''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ بتا دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، پھر اللہ بھی تم سے محبت کرے گا''۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ یہ بڑی معنی خیز آیت ہے، یعنی اتباع رسول سے پہلے اللہ تعالی محبوب ہے اور بندہ محبّ ہے، لیکن جب اتباع کی منزل طے ہوتی ہے تو اب صورت حال پلٹ جاتی ہے۔ اتباع رسول کے بعد بندہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالی اس کا محبّ، پھر تو ساری خدائی بندے کی ہے۔ شاید اسی بات کو علامہ اقبال نے یوں بیان کیا ہے:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا! لوح و قلم تیرے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا کا مطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے، اللہ تعالی نے اپنی محبت کو رسول کی اتباع سے مشروط کر دیا ہے اور اسی اتباع کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو ''اسوہ'' بنایا گیا ہے۔ یہاں ایک اور نکتہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اسوہ کے معنی صرف نمونے ہی کے نہیں ہیں، بلکہ اس کے معنی اور بھی ہیں۔ اسوہ اس چیز کو بھی کہتے ہیں، جس سے تسلی اور تشفی ہو جائے اور بے چینی میں سکون حاصل ہو جائے۔ ان دونوں معنی کو سامنے رکھا جائے تو مطلب یہ ہوا کہ اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ چیز ہے، جس سے ہم کو تسلی، تشفی اور آسودگی نصیب ہوگی۔ اللہ تعالی ہم سب کو اس نکتہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بارہ ربیع الاول یوم میلاد یا یوم وصال

سوال: وضاحت فرما دیں کہ ۱۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کس حد تک منانا جائز ہے؟ ۲۔ کیا اس موقع پر جلوس نکالنا، آتش بازی کرنا، دف اور ڈھول وغیرہ بجانا جائز ہے۔ ۳۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اور آپ کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی جشن میلاد منایا؟ ۴۔ ۱۲ ربیع الاول یوم میلاد منایا جائے یا یومِ وصال؟

جواب :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و پیدائش کی خوشیاں منانا نہ صرف جائز بلکہ فرض ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: قل بفضلک ''فرما دیجئے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں''۔ مذکورہ آیت میں فلیفر حوا صیغہ امر مذکر غائب معروف ہے اور شریعت میں امر، وجوب کے لئے آتا ہے، لہذا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر اور میلاد پاک پر خوشیاں منانا حکم خداوندی کے مطابق فرض ہے۔ جیسے نماز فرض ہے۔ رہی یہ بات کہ کس حد تک؟ اسلامی احکامات و ہدایات کی بنیاد ہی اعتدال و توازن پر ہے اور اس کے احکام افراط و تفریط سے پاک ہیں۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو''۔ (الاعراف:۱۳) نماز قائم کرو مگر حد سے آگے نہ بڑھو، اس سے مراد اوقات مکروہہ میں ادا نہ کرنا۔ نیند کا غلبہ ہو، بھوک کی شدت ہو، قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو پہلے ان سے فارغ ہو پھر نماز پڑھو، نماز پڑھ چکو تو وہیں فضول بیٹھے نہ رہو بلکہ زمین میں پھیل جاؤ اور رزق تلاش کرو۔ روزی کماؤ۔ پس فلیفرحوا کے تحت خوشی منائیں مگر جس قدر ممکن ہے اور جس کی شرعاً اجازت ہے، جس سے باقی فرائض کی ادائیگی متاثر نہ ہو۔ حسب توفیق کھانے کھلائیں، چراغاں کریں، بیماروں، عیالداروں اور فقراء و مساکین کی حسب توفیق مالی، جسمانی، علمی اور روحانی مدد کریں۔ اس میں (ماسوائے جارحین و مرتدین کے) انسان، حیوان، مسلمان اور غیر مسلم سبھی شامل ہیں۔ جلسہ و جلوس کریں، سیمینار کریں، اجتماعات کریں، غریبوں، مسکینوں کی مالی اعانت کریں، طلبہ کے تعلیمی اخراجات پورا کرنے میں ان کی مدد کریں، قرآن اصولی ہدایت دیتا ہے اسی طور پر خوشیاں منائیں، کس انداز سے خوشیاں منائیں ہر دور اور ہر علاقے کے اپنے طور طریقے اور تقاضے ہیں۔ لیکن اس امر کا لحاظ رہے کہ خوشی منانے کا کوئی ایسا طریقہ نہ ہو جو شرعاً منع ہے۔

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں جلوس نکالنا بھی اظہار مسرت کا ایک انداز ہے اور شرعاً بالکل جائز ہے۔ آج تو ہر فرقہ، جماعت اور گروہ جلسہ و جلوس، سیمینار، مدارس کے سالانہ اجتماعات، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے وغیرہ کرتے ہیں۔ میلاد شریف پر کیوں اور کس دلیل شرعی سے اعتراض کیا جاتا ہے حالانکہ اس کو منانے کا اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن و حدیث میں حکم دیا۔ خوشی منانے کے تمام طریقے جن سے احکام شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو جائز بلکہ مناسب تر ہیں۔ خوشیاں منانے کا یہ بھی ایک انداز ہے اور اللہ پاک نے اس کا حکم دیا ہے جو منع کرے وہ دلیل قرآن و سنت سے لائے۔ ۳۔ آدم علیہ السلام سے لے کر مسیح علیہ السلام تک اور صحابہ کرام سے لے کر آج تک سبھی نے ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا۔ خوشخبریاں دیں، دعائیں مانگیں۔ نیز جائز و ناجائز کا تعلق زمان و مکان سے نہیں دلیل شرعی سے ہے۔ یہ اصول سرے سے غلط ہے کہ جو کچھ اس دور میں تھا جائز تھا اور جو بعد میں ہو وہ ناجائز ہے۔ یہ اصول قرآن و سنت میں کہیں بھی نہیں۔ اصول یہ ہے کہ جو قرآن و سنت کی دلیل سے درست ہے تب ہو یا اب، جائز ہے اور جو قرآن و سنت کے خلاف ہے وہ ناجائز ہے خواہ اُس دور میں ہو خواہ آج... گناہ گناہ ہیں، (بقیہ صفحہ چار پر)

حلقۂ ذکر الٰہی، تعلیمات اسلامی و دینی تربیتی مجالس

بروز جمعرات
☆ بعد عصر تا مغرب: حلقۂ ذکر جہری و وعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنا میر شجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ، عیدی بازار حیدرآباد)۔

بروز جمعہ
☆ 2-00 تا 3-00 بجے: خطاب، علامہ مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری، آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ، چار مینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے
☆ بعد نماز جمعہ: مجلس درود و ذکر، نذرانۂ سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم۔

بروز ہفتہ
☆ دینی تربیتی کیمپ
بعد مغرب تا اتوار کی عشاء
ذکر و اذکار، وظائف و درود، فقہی و بنیادی مسائل، تذکرۃ الاولیاء، مراقبہ، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد و اشراق کی عملی تربیت
(بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروز اتوار
☆ دوپہر 2 تا 3 بجے: حلقۂ ذکر، درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ، فقہی مسائل، تذکرۃ الاولیاء۔

بروز پیر
☆ بعد نماز مغرب تا عشاء حلقہ ذکر و درس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

بروز منگل
☆ مغرب تا عشاء: درس تصوف، سوال و جواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)
☆ بعد گیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعد نماز مغرب ذکر جہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ، عقب جامع مسجد شجاعیہ چار مینار، حیدرآباد۔

زیرنگرانی وزیر سرپرستی
حضرت العلامہ مولانا
سید شاہ عبیداللہ قادری، آصف پاشاہ صاحب قبلہ
سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ، متولی و خطیب جامع مسجد شجاعیہؒ، چار مینار حیدرآباد۔

زیرانتظام:
انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھرا پردیش
040-66171244

تصانیف شعبہ نشر و اشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆ کشف الخلاصہ ☆ مناجات ختم قرآن مجید ☆ دینی تعلیمی نصاب
☆ خطبات شجاعیہؒ ☆ سیرت شجاعیہؒ ☆ مناقب شجاعیہؒ
☆ دل کی بیماریاں اور ان کا علاج ☆ رسالہ فضائل رمضان ☆ اوراد و وظائف

Books of Shujaiya Anjuman-e-Khadimeen

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. **PH:040-66171244**

شجاعیہ ٹائمز
معلوماتی
7 ستمبر 2025 ء

سورة الاعراف

.1 اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے بیزاری (ودست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن سے تم نے (صلح وامن کا) معاہدہ کیا تھا (لیکن اُنہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے حالتِ جنگ کو پھر بحال کر دیا)۔ 2.o پس (اے مشرکو!) تم زمین میں چار ماہ (تک) گھوم پھر لو (اس مہلت کے اختتام پر تمہیں جنگ کا سامنا کرنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ 3.o (یہ آیات) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے تمام لوگوں کی طرف حجِ اکبر کے دن اعلانِ (عام) ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی (ان سے بری الذمّہ ہے)، پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے، اور (اے حبیب!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں o

.6 اور اگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دے دیں تاآنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے o

.7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے۔ 7o (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے 9.o انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی پھر اس (کے دین) کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے، بیشک بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں o

حدیث شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو پراگندہ بال اور غبار آلود (یعنی نہایت خستہ حال اور پریشان صورت) نظر آتے ہیں جن کو (ہاتھ یا زبان کے ذریعہ) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے لیکن وہ (خدا کے نزدیک اتنا اونچا درجہ رکھتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو یقیناً پورا کرے۔" (مسلم)

" جن کو دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے " اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ واقعتاً دنیا داروں کے دروازوں پر جاتے ہیں ان کو وہاں سے دھکیلا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے لئے دنیا کی ظاہری زینت وعزت کی چیزوں سے دور رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے ذلت اٹھانا پڑے، بلکہ اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی روحانی عظمتوں کا راز ان کی شکستہ حالی میں پوشیدہ ہوتا ہے اور ان کا ظاہر، ان کے باطن کا اس حد تک سرپوش ہوتا ہے کہ اگر بالفرض وہ کسی کے گھر جانا چاہیں تو لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر ومنزلت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دروازہ ہی پر روک دیا جائے مکان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ دروازوں سے دھکیلے جا سکتے ہیں تو ان کو مجلسوں اور محفلوں میں آنے سے بطریق اولی روکا جا سکتا ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ ایسی حالت میں رہیں جس سے لوگ ان کی طرف مائل وملتفت ہوں، تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی انس ورغبت نہ ہو۔ پس حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان پاک نفس بندوں کو دنیا داروں اور ظالموں کے دروازوں پر کھڑے رہنے اور ان کے حرام مال کے کھانے پینے سے محفوظ رکھتا ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنے مریض کو آب وہوا اور نقصان دہ غذاؤں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے مولیٰ کے در کے علاوہ اور کسی دروازے پر حاضری نہیں دیتے اور اپنے کمال استغناء اور بے نیازی کی وجہ سے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

"اور اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں الخ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کر کے اور اس کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا یا فلاں کام نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کرتا ہے بایں طور کہ ان کے کہنے کے مطابق اس کام کو کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

یہ مبارک مہینہ نبی رحمت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت آمد کا ہے۔ جو دانائے سبل ہیں نبی الانبیاء ہیں ختم الرسل ہیں مولاء کل ہیں حسن صورت وحسن سیرت میں یکتائے روزگار ہیں آپ ﷺ کی ذات اقدس انسانیت کیلئے عظیم تحفہ ہے اس خاکدانِ گیتی پر آپ ﷺ کی رونق افروزی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اتنا بڑا انعام ہے کہ دنیا جہاں میں اس سے بڑا انعام اور کوئی نہیں ہو سکتا اور انسانیت پر ایک ایسا بڑا احسان ہے کہ اور کوئی احسان اس کے برابر نہیں ہو سکتا یہ احسان ہی تو ہے حق سبحانہ وتعالی نے ساری انسانیت کی ہدایت کیلئے انسانوں ہی میں سے ایک عظیم رسول کی بعثت فرمائی (ال عمران/۱۶۴) تاکہ انسانوں کو ان سے انس ہو، ان کی بات کو وہ گوش ہوش سے سن سکیں اور معرفت الٰہی کے نور سے اپنے قلوب کو منور کر سکیں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی ساری انسانیت کی صلاح وفلاح، نجات وکامرانی کیلئے یہ عظیم الشان اعلان نشر فرمایا۔
محمد رّسول الله (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (الفتح/ ۲۹)
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سارے جہانوں کیلئے پیکر رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ (الانبیاء/ ۱۰۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وکمالات کا جابجا قرآن پاک میں ذکر ہے جس سے آپ کی محبوبیت اور پیغمبرانہ عظمت و وجاہت نمایاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کسی ایک ملک ایک خطہ یا خاندان وقبیلہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رحمت سے سارے جہاں سیراب ہیں۔ ایمان والوں کا نصیبہ تو قابل رشک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں رؤف ورحیم ہیں۔ (التوبہ/ ۱۲۸) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بھی آپ کی رحمت سے محروم نہیں یہ آپ (ﷺ) کی شان کریمانہ ہے کہ دوست دشمن کی تخصیص کے بغیر سب پر اپنی رحمتیں نچھاور فرماتے ہیں اور ایسے ابر رحمت بنکر تشریف لائے کہ سب یکساں اس سے فیضیاب رہے۔

الغرض ساری انسانیت ہی نہیں بلکہ ساری کائنات کیلئے آپ ﷺ رحمت کا ایک عظیم سائبان ہیں۔ شان ربوبیت یہ ہے کہ ساری کائنات کا خالق ومالک رب العالمین ہے تو اس کے محبوب اور چہیتے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت یہ ہے کہ وہ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے رحمتوں کے بند دروازے کھل گئے انسانیت کو اس کی کھوئی ہوئی عظمت پھر سے واپس مل گئی۔ مساوات کی تعلیم اور اس کے عملی مظاہروں سے گمراہ انسانیت کے دل کھلے، معاشرہ میں دبی کچلی انسانیت کا روحانی کرب دور ہوا اور انسانی دلوں میں آپ کی محبت وعظمت نقش ہو گئی۔ حقیقی نظام جمہوریت سے دنیا پھر ایک مرتبہ آشنا ہوئی، علم وعرفان کے خزانے عام ہوئے، تحقیق وجستجو کی راہیں کھلیں یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہی تو ہے کہ یہ امت گمراہیوں اور بداعمالیوں کے ارتکاب کے باوجود عام عذاب سے مامون ومحفوظ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسا نہیں کریگا کہ ان میں آپ (ﷺ) کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب سے دوچار کرے۔ (الانفال/۳۳)

آپ ﷺ کی ذات اقدس ہی کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری انسانیت کیلئے باعث رحمت ہے اور جو کتاب ہدایت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی ہے وہ ایمان والوں کیلئے باعث شفاء ورحمت ہے۔ یہ وہ نسخہ شفاء ہے جس کو اختیار کرنے والے نفسانی وروحانی امراض سے نجات پا جاتے ہیں۔ (بنی اسرائیل/۸۲)
متقی وپرہیزگار بندوں کو کتاب ہدایت راہ ہدایت دکھاتی ہے۔ (البقرہ/۲) یعنی اس چشمہ فیضان سے وہی فیضیاب ہو سکتے ہیں جن کے قلوب خوف الٰہی وخوف آخرت سے لبریز ہوں گے لیکن یہ کتاب ہدایت صرف ایمان والوں ہی کیلئے مخصوص نہیں بلکہ اس کا نزول تو ساری انسانیت کی ہدایت ورہنمائی کیلئے ہوا ہے جس میں ہدایت کی اور حق وباطل میں فرق کی نشانیاں موجود ہیں۔ (البقرہ/ ۱۸۵) اللہ سبحانہ اپنی رضا کے متلاشی وطلبگار بندوں کو اس کتاب ہدایت سے سلامتی کی راہ دکھتا ہے اور ان کو کفر کی ظلمتوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے پر ان کو چلاتا ہے۔ (لمائدہ/ ۱۶)
یہ وہ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہیں جس دعا میں حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام بھی شریک ہیں۔ ''ربنا وابعث فیھم رسولا'' کے کلمات حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لب ہائے مبارک سے یوں نکلے کہ ان کی دلی تمنا لفظوں میں ڈھل کر مقبول بارگاہ حق ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔ حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی ماں آمنہ کے خواب کی تعبیر ہوں۔ چنانچہ اولاد اسماعیل علیہ السلام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ وہ کعبہ جو مقدس تھا اور مرکز توحید تھا بتوں کی گندگی سے وہ بھی آلودہ ہو گیا تھا۔ مرکز توحید میں نور توحید کے بجائے کفر وشرک کی تاریکیوں نے ڈیرہ جمایا تھا۔ اس کی تطہیر کیلئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا۔ حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیت اللہ کی تطہیر کا عہد لیا تھا کہ اس کا طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کیلئے اس کو پاک و صاف رکھیں۔ (البقرہ/۱۲۵)
اس دعا کی قبولیت ہی کا اثر ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اولاد اسماعیل میں اس کام کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر قیامت تک کیلئے بیت اللہ کی ظاہری تطہیر یعنی نظافت وستھرائی اور معنوی تطہیر یعنی بتوں کی پلیدی ونجاست دور کرنے کا انتظام فرمایا۔ پھر سے وہ کعبہ مرکز توحید میں تبدیل ہو گیا۔

(بقیہ صفحہ چار پر)

شجاعیہ ٹائمز

معلوماتی

7 ستمبر 2025ء

دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

(بقیہ صفحہ ۳ کا)

بیت اللہ کو بتوں کی نجاست و آلودگی سے پاک کرنے کے ساتھ ان انسانوں سے بھی جن کے سینے کفر وشرک کی وجہ سے بت خانے بنے ہوئے تھے ان کو بھی مسجد حرام میں آنے سے منع فرما کر بیت اللہ کی تطہیر فرمائی گئی۔ ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو: مشرک تو حقیقتاً ناپاک ونجس ہیں اس لئے اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس پھٹکنے نہ پائیں۔ (التوبہ/ ۲۸)

یہ شرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار ومشرکین کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے منع فرما دیا۔ ظاہر ہے جو سرتاپا نجس ہیں وہ اس لائق کہاں کہ ان کو مرکز توحید میں قدم رکھنے دیا جائے۔ فاران کی چوٹیوں سے آپ ﷺ نے توحید کا پیغام نشر فرمایا یہ وہی پیغام حق تو ہے جو اور انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیغام دعوت کی بنیاد ہے۔ اس توحید خالص کے اعلان سے دین ابراہیمی کے نام پر کفر وشرک کی گندگی میں مبتلاء افراد کے دل دہل گئے اور ان کے کفر وشرک کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی الٰہی کے حوالے سے ساری انسانیت کو آگاہ کر دیا کہ سب کا معبود ایک ہی معبود ہے۔ بتاؤ پھر تم اس کو اب بھی مانو گے یا نہیں۔ (الانفال/ ۳۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے النبی الامی کے خطاب سے ملقب فرمایا۔ اور انسانوں کا امی ہونا تو باعث نقص ہوسکتا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امی ہونا باعث فضل وکمال ہے۔

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معلم تو خود خالق کائنات ہے جو علوم ومعارف کے خزانوں کا مالک ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بیش بہا علوم ومعارف کے چشمہ پھوٹے اور کائنات میں چھپے رازوں سے پردے ہٹے اور ان حقائق ودقائق سے دنیا آشنا ہوئی جو پردۂ غیب میں چھپے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کا امی ہونا ایک کھلا معجزہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع کا مظہر ہے۔ اسی لئے اس عالم موجودات میں آپ ﷺ سے بڑھکر جاننے والا کوئی نہیں۔ کائنات کے خالق ومالک نے تو آپ ﷺ پر کتاب وحکمت کا نزول فرمایا اور اپنے فضل عظیم سے آپ کے سینۂ صافی کو علم ومعرفت سے معمور فرمایا (النساء/ ۱۱۳) اور وآپ ﷺ پر اپنے چشمۂ وحی کا فیضان جاری فرمایا (النساء/ ۱۶۳) اس طرح یہ النبی الامی ﷺ ساری انسانیت کے معلم بن گئے۔ حق سبحانہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں، احکام الٰہی کی حکمتیں بیان فرماتے ہیں، اسرار وغوامض کو ان پر کھولتے ہیں، ان آیات کی حقیقتیں جب انسانی دلوں کی گہرائیوں میں اترتی ہیں اور ان پر اثر انداز ہوتی ہیں تو دلوں کے اندھیارے دور ہوتے ہیں اور دلوں کی دنیا پاک وصاف ہو جاتی ہے۔ قلب وقالب کی تطہیر وتربیت ہوتی ہے اور تزکیہ وتصفیہ سے سنورتے ہیں۔ (مفہوم آیات بقرہ/ ۱۲۹) (ال عمران/ ۲۴) (الجمعہ/ ۲)

آپ ﷺ کی تعلیم کتاب وحکمت وفیضان صحبت سے شرک ومعصیت کی گندگی دور ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے صحیح الاعتقادی ایک نعمت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نسبت ہی سے یہ نعمت میسر آ سکتی ہے۔ صحت اعتقاد ہی دراصل پیغام توحید کی بنیاد ہے، اس بنیاد ہی سے انسان کے اعمال نکھرتے ہیں۔ اور ان کے ظاہر وباطن سنورتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شاہد بھی ہیں، بشیر بھی، نذیر بھی ہیں، داعی الی اللہ بھی، سراج منیر بھی ہیں یعنی روشن چراغ بھی۔ (الاحزاب/ ۴۵) یہ وہ آفتاب رسالت ہیں جو خاتم النبیین ہیں جن کے ظہور سے دوسرے سارے چراغ گل ہو گئے اور ان کی روشنی معدوم ہو گئی۔ اس نور روشنی کے ظہور کے بعد کسی اور روشنی کی ضرورت ہی کہاں باقی رہ گئی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سرتاپا نور ہدایت ہیں اور سرچشمہ نور ہدایت یعنی کتاب مبین اپنے پاس رکھتے ہیں۔ (المائدہ/۱۵) اس نور وروشنی نے جگمگا کر عالمگیر سطح پر اپنا اثر دکھایا، کفر وشرک کی، ظلم وعدوان کی طاغوت وطغیان کی تاریکیاں یک لخت کافور ہو گئیں۔ توحید ورسالت کی تنویر سے شاہراہ ہدایت جگمگانے لگی، ایمان ومعرفت کی تحصیل آسان ہو گئی۔ قلب وقالب کو ایسی روشنی ملی کہ جس سے انگنت اللہ کے وہ بندے جو معبودان باطل کی پرستش کی وجہ معبود حقیقی سے دور ہو گئے تھے پھر سے وہ معبود حقیقی کے قریب ہو گئے اور بارگاہ احدیت میں سربسجود ہو کر بندگی کی معراج پا گئے، الصلواۃ معراج المؤمنین (الحدیث) تمہارے پاس وہ رسول آئے ہیں جو تمہیں میں سے ہیں۔ تمہارا رنج وتکلیف میں پڑنا ان پر بڑا بار خاطر ہوتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے بڑے حریص ومتمنی رہتے ہیں۔ ایمان والوں پر تو ان کی شفقت ومہربانی کی کوئی انتہا نہیں۔ (سورۃ التوبہ) انسانیت کے درد سے جن کا سینہ مملو ہے۔ یہ انسانیت کا درد ہی تو ہے جو ان کو ہر آن بے چین کئے رہتا ہے۔ دن ورات اگر کچھ فکر ہے تو وہ صرف انسانوں کے انجام کی ہے۔ انسانیت کی صلاح وفلاح اور ان کی اُخروی کامیابی کیلئے رو رو کر اور تڑپ تڑپ کر آنسو بہاتے ہیں۔ انسانیت کی تباہی وبربادی ان پر بڑی شاق ہے۔ انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ اور بہی خواہ اس کائنات عالم میں اگر کوئی گزرا ہے تو وہ صرف آپ ﷺ ہی کی ذات ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ وہ شفیق ومہربان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ (بڑی شرح وبسط کے ساتھ) تورات وانجیل میں لکھا ہوا تم دیکھ سکتے ہو۔ ان کی شان یہ ہے کہ وہ اچھائیوں کا حکم کرتے ہیں بُرائیوں سے روکتے ہیں حلال وپاکیزہ طیب وپسندیدہ اشیاء کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں۔ پلید وناپاک گندی وخبیث اشیاء کے استعمال سے منع کرتے ہیں۔ کفر وشرک کے دلدل میں پھنسی انسانیت کو اس سے نکال کر نجات وراحت کی راہ دکھانے والے ناقابل عقل وقیاس، جاہلانہ اعتقادات، ناروا رسوم ورواجات کے بوجھ تلے دبی ہوئی اوہام پرستیوں اور خود غرض مذہبی رہنماؤں اور پیشواؤں کی اندھی تقلید میں جکڑی انسانیت کو اس مصیبت سے چھٹکارا دلانے والے آپ ﷺ ہی ہیں۔ الغرض قیامت تک آنے والے سارے جن وانس کے نجات دہندہ اگر کوئی ہیں تو وہ صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور آپ کی توقیر وتعظیم کرتے ہیں اور ان کی حمایت ونصرت کرتے ہیں اور اس نور (یعنی قرآن مجید) کی اتباع وپیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے ہی لوگ فلاح یاب اور بامراد ہیں۔ (سورۃ الاعراف/ ۱۵۷)

اس آیت پاک میں کامیابی وکامرانی حاصل کرنے کی کچھ شروط بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان لایا جائے اور اس ایمانی کیفیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی تعظیم وتکریم بھی مطلوب ہے۔ یہی تعظیم وتکریم انسان کو سچے دل کے ساتھ اتباع کرنے کی توفیق بخشتی ہے اور یہی اتباع دراصل اتباع کہلاتی ہے۔ جو پوری بشاشت قلبی اور روحانی فرحت وانبساط کے ساتھ ہو۔ وہ اتباع مطلوب نہیں جو زور وزبردستی اور کراہت کے ساتھ ہو۔ وہ اتباع جس میں صرف سر جھکے دل شریک نہ ہو وہ اتباع حقیقت میں اتباع نہیں، دل کے جھکاؤ کے ساتھ جو اتباع ہوگی وہی حقیقی معنی میں اتباع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال درجہ کی محبت اور ایسی چاہت واُلفت کہ مخلوق میں سے کسی کے ساتھ بھی ویسی چاہت نہ ہو وہی محبت کمال ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیت پاک میں **عزروہ ونصروہ** فرما کر اور سورہ فتح میں وتعزروہ وتوقروہ فرما کر محبت بھری تعظیم وحمایت کی تاکید کی ہے۔ (سورۃ الفتح/ ۹)

قرآن پاک یقیناً نور ہے اور اس آیت پاک میں النور سے قرآن پاک کا نور مراد ہے۔ جس کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کے ایمان والے پابند ہیں۔ اس آیت پاک کے آغاز میں ایمان والوں کا وصف بیان کیا گیا ہے کہ وہ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں اور اس کے اختتام پر **واتبعوا النور الذی انزل معہ** فرما کر فرمان الٰہی وفرمان رسالت پناہی ہر دو کی اتباع واطاعت کا ربط وارتباط بیان کیا گیا ہے اس لئے اسلامی احکامات کے اصل ماخذ کتاب وسنت ہی ہیں۔ جن کی زندگی کتاب وسنت کے نور سے مستنیر ہو وہ نور ان کی آخرت میں بھی کام آتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو تم اس (قیامت) دن دیکھو گے کہ ان کے ایمان کا نور ان کے آگے اور داہنے چل رہا ہوگا (الحدید/۱۲) اور فرمایا اس دن اللہ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور جو ایمان والے آپ کے ساتھ ہیں ان کو رسوا ہونے نہیں دے گا۔ اُن کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا اور وہ دعا کر رہے ہوں گے اے ہمارے رب ہمارے نور کو کامل فرما دے اور ہمارے گناہوں کو بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (سورۃ التحریم/ ۸)

منازل حشر میں ایک منزل پُل صراط کی ہے جو انتہائی امتحان وآزمائش کی ہے سارا ماحول تیرہ وتاریک ہوگا۔ ایسی نازک گھڑیوں میں ایمان والے خوش نصیب ہوں گے کہ ان کے ایمان کی روشنی ان کی مشکل کو آسان کر دے گی۔ کسی دشواری کے بغیر ایمان والے تو ایمان کے نور اور اس کی روشنی میں اس گھاٹی کو بہ آسانی عبور کر لیں گے۔ یہ اعزاز واکرام دراصل ایمان والوں ہی کیلئے مختص ہے۔ ایمان کا نور جس قدر اعلیٰ وارفع ہوگا روز قیامت اس نورِ ایمان کی روشنی بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ نورِ ایمان سے محروم انسانوں کی مصیبت دیدنی ہوگی، یہ محرومی دنیا میں النبی الامی ﷺ کی بات مان کر ان کی اتباع نہ کرنے کی وجہ ان کے گلے کا ہار بنی ہوگی۔ حسرت ویاس میں وہ تڑپتے ہوں گے۔ لیکن اب موقع کہاں کہ کچھ اسباب اختیار کر کے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔ ظاہر ہے جہاں مال ودولت اور کسی کی سفارش وغیرہ کچھ کام نہیں آ سکتی۔ ہمیشہ ہمیشہ کی مصیبت، ناکامی ونامرادی، حسرت ویاس ان کے دامن گیر رہے گی۔ اس صورت حال میں وہ محروم انسان ایمان والوں کے نور کو جگمگاتا دیکھ کر ایمان والوں ہی سے خواہش کریں گے۔ ارے کچھ دیر کیلئے تو ذرا ٹھہر جاؤ اور ہمارا انتظار کرلو کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کر لیں۔ ان سے کہا جائے گا پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ اور وہاں نور تلاش کرلو۔ پھر اچانک ان کے بیچ ایک دیوار حائل ہو جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہی رحمت ہوگی، کیونکہ وہ جنت ہے اور بیرونی حصہ میں عذاب ہوگا اور وہ دوزخ کی جگہ ہوگی۔ منافقین ایمان والوں کو ندا دیں گے۔ ارے کیا ہم تمہارے ساتھ دنیا میں نہیں تھے ایمان والے کہیں گے کیوں نہیں یقیناً تم ہمارے ساتھ تھے لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے وآزمائش میں ڈال لیا اور انتظار میں رہے اور اسلام کی حقانیت میں شک وشبہ میں پڑے رہے۔ تم کو تو تمہاری جھوٹی آرزوؤں نے دھوکہ دیا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ گیا۔ اور اللہ کے بارے میں دغاباز شیطان تم کو دھوکہ میں ڈالے رکھا۔ سن لو آج کا دن تو وہ ہے کہ تم سے اور نہ ہی کافروں سے کوئی فدیہ یا معاوضہ لیا جائے گا، تمہارا ٹھکانہ تو دوزخ ہی ہے وہی تمہارا رفیق اور ساتھی ہے اور وہ کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ الحدید)

کفار ومشرکین ومنافقین یقیناً بڑے محروم ہیں کہ دنیا میں جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نبوت ظاہر ہوا اور ان کے ساتھ نورانی کتاب قرآن مجید کا نور کائنات عالم میں ضیاء بار رہا۔ ایمان کی روشنی بلا کسی معاوضہ کے بانٹی جا رہی تھی اس کو وہ وہاں حاصل نہ کر سکے تو پھر یہاں آخرت میں ان کیلئے روشنی کہاں۔ محرومی ہی ان کا مقدر بن گئی اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے نور نبوت سے دنیا میں دوری کا نتیجہ (آخرت) میدان حشر میں ان کو تو بھگتنا ہے وہ بھگتیں گے، آج بھی اور قیامت تک آنے والے سارے انسانوں کیلئے اب بھی بڑا زرین موقع ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نور نبوت کو دل میں جگہ دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ رحمت میں پناہ حاصل کر لیں۔ یہی وہ پناہ گاہ ہے جو حشر کے میدان میں کام آ سکتی ہے۔ تو پھر چلو اُٹھو دیر کس بات کی، دامن نبوت کو تھام لو، قدومِ پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پلکیں نچھاور کرلو۔ نور نبوت آج بھی تمہارا انتظار کر رہا ہے اور ندامت کے ساتھ صدق دل سے قدم آگے بڑھانے والوں کا آج بھی استقبال ہے۔ اپنے دامن کو پھیلاؤ اور نور نبوت کو اس میں سمو لو۔ اور اسلام کے فطری وسادہ احکام کو جو ہیرے وجواہرات سے بھی زیادہ قیمتی کیا بلکہ لاقیمت ہیں ان سے اپنے دامن مراد کو بھر لو تاکہ کل کو کوئی شکوہ نہ رہ جائے۔ کفر وشرک سے سمجھوتہ کر کے اس پر اکتفا کرنے والوں اور کائنات عالم کی عظیم نشانیوں سے آنکھیں موند کر چلنے والوں اور النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نور نبوت سے بے رُخی برت کر دلوں کی تاریکی پر قناعت کرتے ہوئے جینے والوں کیلئے بڑا زرین وسنہرا موقع ہے۔ بس یہیں، اسی دنیا میں اور اسی وقت اپنے تنگیٔ داماں کا علاج کر لیں۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی ہے

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کر دے

وما توفیقی الا باللہ۔ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

(بقیہ صفحہ ۲ کا)

جرائم، جرائم ہیں، دورِ صحابہؓ میں ہوں یا آج ... اس دور میں بھی بدکاری ہوئی اور حد قائم ہوئی۔ چوری کا گناہ ہوا اور حد سرقہ جاری ہوئی، قذف یعنی بدکاری کا جھوٹا الزام لگا اور ثبوت پیش نہ کرنے کی صورت میں حد قذف لگی (اسّی کوڑے) ... فساد فی الارض ہوا اور حد شرعی لگی، یہ نہیں کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں گناہ نیکیاں بن جاتی تھیں۔ آج بھی جائز وناجائز کے وہی اصول وقواعد ہیں۔ ۴۔ اپنا اپنا مزاج ہے، سرکار ﷺ کی ولادت باسعادت بھی نرالی ہے اور وفات بھی نرالی ہے۔ ہم دونوں بے مثال موقعوں کا ذکر کرتے ہیں۔ دونوں میں ایک شان وفضیلت ہے اور اصل تو فضائل کا ذکر کرنا ہے، خوشیاں منانے کا حکم تو قرآن کریم سے ہم نے پیش کر دیا ہے، مانعین اور منکرین اپنے دعوے پر دلیل لائیں۔ جائز ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ شریعت میں خوشیاں منانے کا حکم ہے، جو منع کرے اس سے ممانعت کی شرعی دلیل مانگیں۔ عید میلاد النبی پر علمائے حق کے ویڈیو، آڈیو، سی ڈیز وغیرہ سنیں، خاص طور پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ''میلاد النبی ﷺ'' کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور دوستوں کو بھی مطالعہ کرنے کی دعوت دیں۔ ان تمام سوالات کے تفصیلی جوابات ملیں گے۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar

Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com